Urdu

انتظامی خلاصہ

رچرڈ کمیشن کی رپورٹ کا خلاصہ

Summary Report of the Richard Commission

کمیشن برائے قومی اسمبلی ویلز کے اختیارات
اور انتخابی انتظامات

رپورٹ کا خلاصہ

قومی اسمبلی کے فرسٹ منسٹر عزت مآب رہوڈری مورگن نے رچرڈ کمیشن کا تقرر مندرجہ ذیل معاملات پر نظرثانی کرنے کے لئے کیا تھا:

- اسمبلی کے اختیارات کی حد؛ کیا یہ ویلز کی ضروریات کے اعتبار سے مناسب ہیں؛ اور
- منتخب اسمبلی کے ارکان کی تعداد اور ان کے انتخاب کا طریقہ کار۔

یہ ہماری 31 مارچ 2004 کو شائع ہونے والی رپورٹ کا مختصر خلاصہ ہے۔ یہ خلاصہ درج ذیل پتہ سے عربی، بنگالی، چینی، گجراتی، ہندی، پنجابی، اُردو اور صومالی زبانوں کے علاوہ بریل، آڈیو ٹیپ اور بڑی چھپائی میں بھی دستیاب ہے۔ مکمل دستاویز رچرڈ کمیشن کی ویب سائٹ (www.richardcommission.gov.uk) سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ نیز یہ مندرجہ ذیل پتہ سے بھی مل سکتی ہے۔

The Publications Centre,
The Assembly at the Pierhead,
The National Assembly for Wales,
Pierhead Street,
Cardiff Bay CF99 1NA
ٹیلی فون: 029 2089 8688

پس منظر

ویلز کی قومی اسمبلی نے گورنمنٹ آف ویلز ایکٹ 1998 جاری کیا جس کے تحت سکیم جولائی 1999 کو تفویض کردہ ذمہ داریاں اور اختیارات سیکریٹری آف سٹیٹ برائے ویلز سے اسمبلی کو منتقل ہو گئے اس کے بعد پارلیمنٹ کے متعدد قوانین کے تحت اسمبلی کو مزید اختیارات دیئے گئے۔

کمیشن کے ارکان

سربراہ، عزت مآب لارڈ رچرڈ آف ایمانفورڈ پی سی کیو سی، سابق لیڈر ہاؤس آف لارڈز (دارالامراء)، کمشنر ای ای سی (یورپی یونین کمیشن) رکن پارلیمنٹ اور اقوام متحدہ میں برطانیہ کے سفیر۔

اینا لاکوس: ریکس ہام سے تعلق ہے۔ ایک ویب سائٹ پبلشنگ کمپنی کی مینیجنگ ڈائریکٹر S4C کے اور کوگ لینڈریلو سائرو کے بورڈ کی رکن ہیں۔

ٹام جونز او بی ای: ویلش پول، پوئیز کے کسان ہیں۔ ویلز کونسل فار والنٹری ایکشن اور ملینیم سٹیڈیم چیریٹیبل ٹرسٹ کے سربراہ اور ویلز کی کنٹری سائیڈ کونسل کے سابق رکن ہیں۔

پروفیسر لورا میک آلسٹر: لیورپول یونیورسٹی کے سکول آف مینجمنٹ میں گورننس کی پروفیسر۔ برجنڈ کی رہنے والی ہیں۔

پیٹر پرائس: یورپی پارلیمنٹ کے سابق رکن۔ قومی اسمبلی میں سٹینڈنگ آرڈرز کمیشن کے رکن۔ پیشہ کے اعتبار سے قانون دان۔ ایمپلائمنٹ بیورو کے جزوقتی چیئرمین اور یورپی یونین میں کنسلٹنٹ ہیں۔ کارڈف میں رہتے ہیں۔

ٹیڈ رولینڈز: مرتھائر ٹائیڈفل اور رائمنی اینڈ کارڈف نارتھ کے سابق رکن پارلیمنٹ، ویلش کے آفس منسٹر اور دفتر خارجہ میں وزیر رہے ہیں، کاسا ٹمن طاؤ میں قیام پذیر ہیں۔

ویوین شوگر: لوکل گورنمنٹ میں کنسلٹنٹ اور ویلش کنزیومر کونسل کی سربراہ ہیں۔ سوانزی سٹی و کاؤنٹی کی سابق چیف ایگزیکٹو ہیں۔ سوانزی بے میں رہتی ہیں۔

روتھ تھامس: کونوئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایلوڈ کنسلٹنسی لمیٹڈ کے ڈائریکٹر اور ڈینبیگ شائر کاؤنٹی کونسل کے سابق چیف ایگزیکٹو۔ آر این آئی بی کے ویلز کے لئے ٹرسٹی، لاء سوسائٹی کونسل کے بنیادی رکن اور ٹیرفنگ ایڈ کونسل کے صارف رکن ہیں۔

پال والیریو: 1982 میں سوانزی کے پہلے لارڈ میئر بنے۔ سوانزی سٹی کے سابق کونسلر ہیں۔ ایمیوزمنٹ انڈسٹری کے اپنے خاندانی کاروبار سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور گاور میں رہائش پذیر ہیں۔

سر مائیکل ویلر بوتھ، ویسٹ منسٹر پارلیمنٹ کے ریٹائرڈ کلرک، ہاؤس آف لارڈز ریفارم کے رائل کمیشن اور نیشنل اسمبلی کے سٹینڈنگ آرڈرز کمیشن کے رکن رہے ہیں۔ میگڈالین کالج آکسفورڈ میں سیاسیات کے خصوصی لیکچرر ہیں۔

ISBN 0 7504 3398 1
©Crown Copyright 2004
04/2004

ان اختیارات میں ثانوی (یا تفویض کردہ) قانون سازی کرنے کے اختیارات بھی شامل تھے۔ جن کے تحت اسمبلی کو برطانوی پارلیمنٹ کے بنائے گئے ابتدائی قوانین کے بنیادی ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے قواعد و ضوابط تیار کرنے، صحت، تعلیم اور ماحول جیسے شعبوں میں رہنمائی فراہم کرنے اور معیار مقرر کرنے کے اختیار حاصل ہو گئے۔

جولائی 2002 میں اس کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔ فرسٹ منسٹر نے اس کے سربراہ کی تقرری کی۔ چار ارکان کی نامزدگی اسمبلی میں موجود چاروں سیاسی جماعتوں نے مشترکہ طور پر کی جبکہ پانچ ارکان کا چناؤ عوامی سطح پر مشتہر کرکے اور انٹرویو لے کر کیا گیا۔

طرز عمل

ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم ایک وسیع تر اور عملی تناظر سے استفادہ کرنے کا طرز عمل اپنائیں جس میں پہلے یہ دیکھا جائے کہ موجودہ انتظامات کس طرح کام کر رہے ہیں۔ کوئی مسئلہ پیش آنے کی صورت میں اس کا کس طرح مقابلہ کیا جاتا ہے اور معاملات کو ویلز کے عوام کے مفاد میں کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں ہم نے وسیع پیمانے پر عوامی رائے حاصل کرنے کا انتظام کیا اور اس کے لئے پورے ویلز میں ہم نے 115 کھلے مشاہداتی اجلاس 3 سیمینار اور 9 عوامی اجلاس منعقد کرائے اس کے علاوہ ہم نے دو مشاورتی دستاویزات شائع کیں جس کے رد عمل میں ہمیں 300 سے زائد تحریری جواب موصول ہوئے۔

رپورٹ کے مندرجات

رچرڈ کمیشن کی رپورٹ اور وہ شواہد جن کی بنیاد پر یہ تیار کی گئی در حقیقت 1998 سے مرکز سے منتقل اختیارات کے بندوبست اور اس کے ویلز کے طرز حکمرانی پر ہونے والے اثرات کی تفصیلی تحقیق ہے:

باب 1 میں رپورٹ کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور ہمارے اختیار کردہ طرز عمل اور اس کے ذیلی طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔

سیاق و سباق

باب 2 میں مرکز سے اختیارات کی منتقلی اور بین الاقوامی سیاق و سباق کی تاریخ کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ مرکز سے اختیارات کی منتقلی کا آغاز 1999 میں نہیں ہوا بلکہ اسمبلی کا قیام بھی مرکز سے انتظامی اختیارات کی اس منتقلی کی بنیاد پر ہوا تھا جس کی ابتدا 1906 میں ہوئی تھی اور پوری 20ویں صدی کے دوران ان میں توسیع ہوتی رہی (اس میں 1964 میں ویلش آفس کا قیام بھی شامل ہے) مرکز سے اختیارات کی منتقلی کا کام ابتداء ہی سے ایک معقول رفتار سے جاری رہا اور پھر منتخب اسمبلی کے قیام سے اس عمل کو ایک نئی جمہوری توانائی ملی۔

عوامی رائے

باب 3 میں طرز حکمرانی کے بارے ویلز کے عوام کی آراء کے اقتباس مختصراً پیش کئے گئے ہیں جو کمیشن کے عوامی اجلاس اور رائے عامہ کے سروے میں ظاہر کی گئی آراء پر مشتمل ہیں۔ لوگ اسمبلی کے شفاف اور جوابدہ ہونے کی خاصیت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں انہوں نے اسمبلی پر مختلف انداز سے تنقید کی ہے تاہم وہ اس پر متفق ہیں کہ اسمبلی کو حکومت کی رہنمائی کرنا چاہئے۔ اکثریت اس کے ختم کرنے کی مخالف ہے اور بیشتر کا کہنا ہے کہ اسے اپنا کام موثر انداز میں کرنے کے لئے زیادہ وسائل کی ضرورت ہے۔

ڈھانچہ اور استعداد

باب 4 میں اسمبلی کے ڈھانچہ اور کردار کی وضاحت کے علاوہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حکومت کو حدود میں رکھنے اور اس کی جانچ پڑتال کا کام کس طرح انجام دیتی ہے۔ اس کے اختتام میں واضح کیا گیا ہے کہ اسمبلی کو کچھ اضافی

کام تفویض کرنے کی گنجائش موجود ہے جس کے ساتھ اس کو کچھ مزید اختیارات بھی دیئے جائیں لیکن یہ اتنے زیادہ نہیں ہونا چاہئیں کہ اسے ابتدائی قانون سازی پروگرام کا حق مل جائے۔ اس میں ویلش اسمبلی کو حکومت سے رسمی طور پر علیحدہ کئے جانے کی بھی تجویز دی گئی ہے (جس طرح ویسٹ منسٹر میں پارلیمنٹ اور حکومت علیحدہ ہیں) تا کہ یہ واضح ہوسکے کہ اسمبلی گورنمنٹ پالیسیوں اور رقوم کی فراہم کے فیصلے کرنے کی ذمہ دار ہے لیکن اپنے اقدامات کے لئے اسمبلی کو براہ راست جوابدہ ہے۔

اسمبلی کے اختیارات

باب 5 میں اس پر توجہ دی گئی ہے کہ اسمبلی کو منتقل کئے گئے اختیارات کی نوعیت کیا ہے اور ویلش اسمبلی حکومت انہیں عملی طور پر کس طرح استعمال کرتی رہی ہے۔

اختیارات کی منتقلی کے ابتدائی چار سال اور اسمبلی کی پالیسیاں تیار کرنے کی اضافی استعداد نے اختیارات پر بحث کرنے کے سیاق وسباق کو ہی تبدیل کر دیا۔ 1999 میں اسمبلی گورنمنٹ نے اپنے نئے اختیارات اور ذمہ داریوں پر گرفت مضبوط کی۔ 2004 میں اسے نہ صرف تفویض کردہ معاملات پر ایک پالیسی ساز ادارے بلکہ اس کے جمہوری مینڈیٹ کی بنیاد پر غیر تفویض کردہ مسائل میں بھی اپنے ایک اہم حصہ دار کی حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا۔

اس باب کا اختتام اس پر ہوا ہے کہ ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ اسمبلی گورنمنٹ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے ویلز کے لئے مجوزہ پالیسیاں تیار کرنے کے قابل ہے نیز یہ انتہائی فوری نوعیت کی ترجیحات کے لئے درکار ابتدائی قانون سازی کرنے میں کامیاب رہی ہے تاہم ان میں تبدیلی لانے کے عمل پر خرچ ہونے والے وقت کے بارے میں پریشانی پائی جاتی ہے۔

حقیقی زندگی میں درپیش مسائل بہت کم اسمبلی کو تفویض کردہ اختیارات کی تعریف پر پورا اترتے ہیں اس لئے اسمبلی گورنمنٹ متعدد معاملات میں اپنے اختیارات کی تعریف پر پورا اترتے ہیں اس لئے اسمبلی گورنمنٹ متعدد معاملات میں اپنے اختیارات کے دائرہ سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ یہ جاننا کہ اسمبلی حکومت کیا کر سکتی ہے اور کیا نہیں کر سکتی تفویض کردہ اختیارات میں یہ پیچیدگی اگرچہ حکومتی حلقوں کے لئے کوئی بڑی پریشانی نہیں بنی لیکن یہ ویلز کے عوام کو جواب دہی کے لئے ایک مرکزی مسئلہ ضرور رہی ہے۔

نیم سرکاری ادارے

باب 6 میں غیر منتخب سرکاری اداروں کے بارے میں اسمبلی کے اختیارات اور 1999 کے بعد سے کس طرح تعلقات میں تبدیلی آئی ہے، پر نظرثانی کی گئی ہے۔ 1997 میں اختیارات کی منتقلی کی مہم میں ان اداروں کے احتساب کے بارے میں پائے جانے والے خدشات نے اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ اسمبلی گورنمنٹ نے ان اداروں کی تشکیل نو کرنے میں اپنے اختیارات کا بہت محدود استعمال کیا لیکن 1999 کے بعد سے اسمبلی گورنمنٹ کا ان کے اقدامات اور پالیسیوں میں زیادہ قریبی عمل دخل رہا ہے، عمومی طور پر اسمبلی کو اپنے نیم سرکاری اداروں کا ضرورت کے مطابق احتساب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم ایسے نیم سرکاری ادارے جنہیں غیر تفویض کردہ پالیسی معاملات کے تحت اختیارات حاصل ہیں لیکن ان کے عملی اقدامات اسمبلی کی ذمہ داریوں پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کے احتساب کا عمل زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔

ویلز اور وائٹ ہال

باب 7 میں ویلش اسمبلی گورنمنٹ اور برطانوی حکومت کے مابین تعلقات کی خصوصاً غیر تفویض کردہ معاملات میں ویلز کے لئے ابتدائی قانون سازی کا اختیار حاصل کرنے کے حوالے سے پڑتال کی گئی ہے۔ اس میں موجودہ نظام کی خوبیوں خامیوں کے علاوہ مستقبل میں اسے جاری رکھنے کے امکانات پر غور کیا گیا ہے۔

اسمبلی حکومت ویلز کو متاثر کرنے والے قوانین اور پالیسیوں کو ترقی دینے کے لئے وائٹ ہال کے محکموں کے ساتھ قریبی روابط سے استفادہ کررہی ہے کیونکہ تعلقات بنانے کے کام میں ساکھ اور تعاون انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ تاہم اسمبلی حکومت چونکہ ان باہمی تعلقات میں جونیئر پارٹنر ہے اس لئے ویلز کے لئے بعض انتظامات کرنے میں ان مرکزی محکموں کے لئے پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں جو قدرے مشکلات کا شکار ہوں اور ان پیچیدگیوں کے باعث اگر ایسے معاملات جن میں اسمبلی حکومت کو اس کی خواہش کے مطابق کچھ دینے پر اعتراض نہ بھی ہو تب بھی تاخیر ہوجاتی ہے۔

ویلز اور ویسٹ منسٹر

باب 8 میں اسمبلی اور ویسٹ منسٹر میں پارلیمنٹ جو ویلز پر اثر انداز ہونے والے ابتدائی قوانین تیار کرتی ہے کے مابین تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ دونوں مقامات پر ویلز کو تفویض کردہ معاملات پر اثر انداز ہونے والے ابتدائی قوانین پر کس طرح بحث اور جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ ان میں ایسی مثالیں بھی ملی ہیں جن میں جانچ پڑتال کا کام بڑے موثر اور باخبر طریقے سے کیا گیا لیکن بعض معاملات میں اسمبلی حکومت نے ویلز کے لئے مستقل پالیسیاں تیار کیں اور انگلینڈ و ویلز کے لئے قوانین میں شامل کی گئیں لیکن ان کی بہت کم جانچ پڑتال کی گئی۔ اس میں بنیادی مسئلہ احتساب کا منقسم عمل رہا ہے، اسمبلی حکومت نے ویلز کے لئے پالیسیاں تجویز کیں لیکن ویسٹ منسٹر میں ان کی چھان بین اور اپنانے کا کام غیر متعلقہ سیاستدانوں کو سونپا گیا۔ بعض پالیسیوں پر دونوں مقامات پر طویل بحث ہوتی اور بعض کا معاملہ دونوں کے بیچ میں لٹکا رہا جس سے عوام کو اور ان پالیسیوں کی حامی تنظیموں کے لئے یہ جاننا بھی دشوار تھا کہ ان کی تیاری کے ہر ایک مرحلہ پر کون ذمہ دار ہے۔

رپورٹ کا خلاصہ

اختیارات میں توسیع

باب 9 میں اسمبلی کے اختیارات بڑھانے کی تجاویز پر نظرثانی کی گئی ہے کہ آیا وسیع تر پالیسی معاملات میں اختیارات دیئے جائیں نیز اس حوالے سے پالیسی و عملی الجھنوں پر غور کیا گیا۔ نئے معاملات کی ذمہ داری اکثر خاصی محنت طلب ہوتی ہے اس لئے اس کا متوقع فوائد سے موازنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ اس معاملے میں پالیسی ترجیحات کے تعین کا مسئلہ درپیش ہونے کے باعث اس باب میں مزید منتقلی کے حوالے سے کوئی خاص تجاویز نہیں دی گئیں لیکن اس کا اختتام اس پر کیا گیا ہے کہ اختیارات کو توسیع دینے کی تجاویز کی تیاری میں زیادہ دانش مندانہ طرز عمل اپنانے کی ضرورت ہے۔

مالیاتی امور

باب 10 میں اسمبلی کے مالیاتی امور اور انہیں وسعت دینے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں مالیاتی پالیسی کی وضاحت کی گئی ہے کہ برطانیہ میں ٹیکس اور اخراجات کے تعین کے اختیارات نچلی سطح پر منتقل نہیں کئے گئے۔ لیکن سکاٹ لینڈ اور ناردرن آئرلینڈ کی طرح ویلز میں بھی مقامی انتظامیہ کو دیئے گئے بجٹ کو اپنی مرضی سے خرچ کرنے کی تقریباً مکمل آزادی حاصل ہے۔ اس باب میں ٹیکسوں میں کمی بیشی کے اختیارات دینے کے حق انتخاب کا جائزہ لیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ویلز کے لئے اگر خواہش کی جائے تو سکاٹ لینڈ کا فصرح میں کمی و بیشی (اس میں پارلیمنٹ کو انکم ٹیکس کی فصرح میں 3 پنس کمی و بیشی کا اختیار حاصل ہے) کا طریقہ کار انتہائی قابل عمل ہوگا۔

اخراجات

باب 11 میں ویلز کی تفویض کردہ حکومت کے اخراجات اور مستقبل کے ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا گیا ہے اس میں نشاندہی ہوتی ہے کہ 1997 میں لگائے گئے تخمینوں کی نسبت سے بہت زیادہ اخراجات ہوئے

ہیں۔ لیکن ان تمام اضافی اخراجات کو اختیارات کی منتقلی کے کام سے منسوب نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اگر اسمبلی قائم نہ کی جاتی تب بھی بہت سے نئے اقدامات کرنا پڑتے۔ اس باب میں لگائے گئے تخمینے کے مطابق اسمبلی کو ابتدائی قانون سازی کے اختیارات منتقل کرنے پر براہ راست اخراجات تقریباً 10 ملین پونڈز ہوں گے یہ رقم موجودہ انتظامی اخراجات کے بجٹ کا تقریباً چھ فیصد ہوگی۔

ارکان کو منتخب کرنا

باب 12 میں اسمبلی کے انتخابات کے لئے استعمال کئے گئے ایڈیشنل ممبر سسٹم کا جائزہ اور متبادل طریقوں کی چھان بین کی گئی۔ اس میں اے ایم ایس (AMS) کے عملی تجربہ پر غور کیا گیا اور خصوصاً اس حوالے سے ظاہر کردہ ان خدشات پر غور کیا گیا کہ اس نظام سے دو طرح کے ارکان وجود میں آتے ہیں ایک حلقہ کار کن ہوتا ہے دوسرا علاقے کا اور دونوں کی اپنے منتخب کرنے والے ووٹروں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ اس باب میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اسمبلی ارکان کی تعداد میں اضافہ کی صورت میں اے ایم ایس نظام برقرار نہیں رہ سکتا اور اس کا بہترین متبادل سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹ سسٹم (قابل منتقلی واحد ووٹ کا نظام) ہے، اس کا مطلب ہوگا کہ ویسٹ منسٹر کے دو یا تین حلقوں کو باہم منسلک کرکے نئے حلقے بنائے جائیں ہر حلقے سے چار (یا استثنائی صورت میں بعض حلقوں میں تین) اور چھ کے درمیان ارکان کی نمائندگی ہو۔

اختیارات کی منتقلی کو ترقی دینا

باب 13 میں کمیشن کے تصورات اور ویلز میں اختیارات کی منتقلی سے قبل اس جانب ہماری سفارشات کو ترقی دینے میں استعمال کئے گئے رہنما اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ (باکس دیکھیں) اس میں ویلز میں اختیارات

رپورٹ کا خلاصہ

کی منتقلی کے متعدد ممکنہ طریقوں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں قانون ساز اختیاراتی ڈھانچے کے ساتھ ایک نئی قانون ساز شراکت کی تشکیل بھی شامل ہے جس میں اسمبلی کو موجودہ گورنمنٹ آف ویلز ایکٹ کی ساخت کے اندر اپنی پالیسیوں کے نفاذ کے لئے ثانوی قانون سازی کے لئے زیادہ سے زیادہ گنجائش حاصل ہوگی۔ اس میں سکاٹ لینڈ اور شمالی آئرلینڈ میں منتقل کردہ اداروں کے اختیارات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور ویلز کے لئے ابتدائی قانون سازی کے اختیارات کی حامل قانون ساز اسمبلی کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ (جس کے لئے ایک نئے ویلز ایکٹ کی ضرورت ہوگی) ان تفویض کردہ اختیارات کے شعبے ان ماتحت شعبوں کا وسیع تر عکس ہوں گے جن میں اسمبلی کو پہلے ہی اختیارات حاصل ہیں۔ دیگر اختیارات بعد ازاں نئی ابتدائی قانون سازی کے بغیر کارڈف اور لندن کی حکومتوں کے مابین معاہدے کے ذریعے بھی منتقل ہو سکتے ہیں۔

تصور: اسمبلی کا کردار

اسمبلی پورے ویلز کے لئے جمہوری طور پر منتخب نمائندوں کا ادارہ ہے ویلش اسمبلی حکومت کو واضح توضیح کردہ شعبوں کے اندر نہ صرف پالیسیاں تیار کرنے کے قابل ہونا چاہئے بلکہ اسے برطانوی حکومت اور دیگر حصہ داروں کی شراکت میں ان پالیسیوں کو موثر عمل درآمد کے لئے تمام مراحل پر نافذ کرنے کے اختیارات حاصل ہونا چاہئیں۔ اسمبلی حکومت کو اپنی تمام ترجیحات اور اقدامات کے نظام الاوقات کے تعین کا حق ہونا چاہئے اور اسے اپنی پالیسیوں اور ان کے نفاذ کے لئے منتخب اسمبلی کے ذریعے ویلز کے عوام کو جواب دہ ہونا چاہئے۔

نتائج:

باب 14 میں کمیشن کے نتائج اور سفارشات پیش کی گئی ہیں جن کی بنیاد موصول ہونے والے شواہد کی تشخیص، موجودہ نظام کے محرکات اور مستقبل میں ممکنہ طور پر پیش آنے والے دباؤ اور توقعات کے تجزیہ پر ہے۔ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ:

- باب 13 میں پیش کردہ نمونہ جیسی ویلز کی قانون ساز اسمبلی بنائی جائے؛
- عبوری دور کے لئے برطانوی حکومت اور پارلیمنٹ کے ساتھ معاہدے کے تحت فریم ورک کے تحت دیئے گئے اختیارات کو ہر ممکن تک زیادہ وسعت دینا چاہیے؛
- اگر قانون ساز اسمبلی بنائی جاتی ہے تو ٹیکس کی شرح میں کمی بیشی کے اختیارات کا حصول قابل خواہش ہے لیکن لازمی نہیں؛
- بنیادی اختیارات کا استعمال کرنے کے لئے اسمبلی کے ارکان کی تعداد 80 تک بڑھانے کی ضرورت ہوگی؛
- اسمبلی کی تشکیل نو ایک علیحدہ قانون ساز ادارے اور انتظامیہ کے طور پر کی جائے؛
- اگر ارکان کی تعداد 80 کی جائے تو ووٹ دینے کا موجودہ نظام برقرار نہیں رکھا جاسکے گا اور اس کا بہترین متبادل ایس ٹی وی سسٹم ہے؛
- یہ تبدیلیاں 2011 تک یا ممکن ہو تو اس سے پہلے عمل میں آنا چاہئیں۔

آئندہ اقدام

اسمبلی اس رپورٹ پر غور کرے گی اور اسمبلی کا رد عمل ویلز کے لئے سیکریٹری آف سٹیٹ کو پیش کیا جائے گا۔